اسلام اور داڑھی

مصنف:

شیخ التفسیر والحدیث استاذ العلماء رئیس التحریر
علامہ مفتی **منظور احمد فیضی** رضوی مدظلہ العالی

باہتمام:

احمد مدنی (بفرزون)

ناشر: صدیقی پبلشرز (کراچی)

انتساب

الحمد للہ و کفیٰ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

کاتب الحروف تمام ناظرین کرام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ داڑھی کے مسئلہ پر فقیر کا قلم اٹھانا کسی فرد معین کو مطعون کرنا مقصود نہیں یہ سیہ کار خود سراپا گناہوں میں مستغرق ہے بلکہ غریب دین اور خونِ شہدا سے پرورده شجر اسلام کی آب یاری وحفاظت وبقا مقصود ہے انما الاعمال با لنات اور فقیر اپنی اس تالیف کو اپنے والد بزرگوار عمدۃ المحققین افضل العارفین استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ظریف صاحب فیضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف انتساب کا فخر حاصل کرتا ہے۔

رَبنا تقبل منا انك انت السميع العليم

محتاج دعا

محمد منظور احمد فیضی

خادم مدرسہ مدینۃ العلوم فیض آباد اُوچ شریف

(حال مہتمم جامعہ فیضیہ احمد پور شرقیہ بہاولپور)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ (۱) داڑھی رکھنا کیسا ہے اور کس قدر رکھنی چاہئے؟ (۲) داڑھی منڈوانے اور کتروانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بعض لوگ صلوا خلف کل بر و فاجر (حوالہ) والی حدیث اور شرح عقائد وغیرہ کی عبارات سے داڑھی منڈوانے والے اور کتروانے اولے کے پیچھے نماز جائز اور دُرست سمجھتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

بینوا و توجروا

الجواب (۱)...... حد شرعی قبضہ (اعنی) یکمشت داڑھی بڑھانا واجب ہے اور منڈوانا و حد شرعی سے کم کرنا حرام ہے۔

ملاحظہ ہو: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھا کم عنہ فانتھوا (پ۲۸، سورۃ الحشر:۷)

جو کچھ یہ رسول کریم تمہیں دیں اختیار کرو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم (پ۵، سورۃ النساء:۵۹)

اے ایمان والو! اِطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی۔

نیز حاکم مطلق فرماتا ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ (پ۵، سورۃ النساء:۸۰)

جو رسول کے فرمانے پر چلا اس نے اللہ کا حکم مانا۔

ربّ تعالیٰ ان آیات اور ان جیسی دوسری آیات میں نبی کا حکم بعینہٖ اپنا حکم اور نبی کی اِطاعت اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام جو حدیث میں ارشاد ہوئے، سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں۔ لہٰذا داڑھی رکھنے کا حکم جو احادیث (عنقریب بیان ہوں گی) میں وارِد ہوا ہے درحقیقت وہ قرآن کا حکم ہے داڑھی نہ رکھنا صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم سے بھی منہ موڑنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر و ذکر اللہ کثیرا

البتہ بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چال طریقہ میں اچھی ریت ہے

اس کیلئے جوڈرتا ہے اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کرے اللہ تعالیٰ کی۔ (سورۃ الاحزاب:۲۱)

اس آیتِ کریمہ میں مولیٰ جل وعلا اپنے نبی کریم افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے طریقہ وروش پر چلنے کی ہدایت فرماتا ہے اور مسلمانوں کو یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانے گا جس کے دل میں ہمارا خوف، ہماری یاد، ہم سے اُمید، قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق ومخالف حتیٰ کہ تمام جہان جانتا ہے کہ داڑھی رکھنا اس سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ دائمہ مستمرہ تھی جس پر تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی، تاکید فرمائی، ہدایت فرمائی۔ بعض احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

☆ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیر شعر اللحیۃ۔

رواہ مسلم و عنہ عند ابن عساکر کثیر شعر الرأس و اللحیۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب شبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۲۳۴۴

الصحۃ ۱۲۷۷ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت، ابن عساکر)

☆ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کث اللحیۃ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھنی داڑھی والے تھے۔

(رواہ الترمذی فی الشمائل و الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث ۱۴۳۰،

الجزء الثانی، ص۱۵۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، و رواہ ایضا الودمانی والبیہقی فی الدلائل

و ابن عساکر فی التاریخ، (ترمذی ، ابن عساکر))

☆ اور كــث اللحية کے لفظ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ سے بھی مروی ہیں۔ (رواه ابن عساكر بن ابی هريرة عن علی (ابن عساكر))

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عظيم اللحية (رواه البيهقى)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مطہر بڑی تھی۔

☆ امیر المؤمنین عمر فاروق وانس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كــث اللحية تھے۔ (رواه ابن عساكر)

☆ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی مرغوب وپسندیدہ ہو، جب شرعاً لازم وضروری نہ ہوتا تو بیان جواز کیلئے کبھی ترک فرمادیتے یا قولاً یا امراً یا تقریراً جواز ترک بتادیتے۔ اسلئے علماء کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترك احيانا کا اِضافہ کیا یعنی جسے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو۔ ولہٰذا محققین فرماتے ہیں کہ ایسی مواظبت دائمہ، ہمیشہ دلیلِ وجوب ہے صاحب ہدایہ قرأت فاتحہ اور تکبیرات عیدین کی نسبت فرماتے ہیں: لانها واجبات لانه عليه السلام واظب عليها من غير تركها مرة وهى امارة الوجوب (ہدایہ اولین، ص ۱۳۱ ۷) علامہ ابن ہمام فتح القدیر باب الاذان میں فرماتے ہیں: عدم الترك مرة دليل الوجوب ایک دفعہ ترک نہ فرمانا دلیلِ وجوب ہے۔

(فتح القدیر، ج ۱ ص ۱۶۱ ۷) تو ثابت ہوا کہ داڑھی رکھنا واجب ہے۔

☆ داڑھی منڈوانا تغیرِ خلق اللہ ہے اور تغیر خلق اللہ حرام ہے اور تغیرِ خلق اللہ کرنے والا شیطان کا محکوم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

و ان یدعون الا شیطانا مریدا o لعنه اللّٰه و قال لا تخذن من عبادك نصیبا مفروضا o

ولا ضلنهم ولا منینهم ولا مرنهم فلیبتکن اذان الانعام ولامرنهم فلیغیرن خلق اللّٰه

کا فر نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو جس پر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا میں ضرور لے لوں گا تیرے بندوں میں سے اپنا حصہ

اور میں انہیں بہکاؤں گا اور ضرور خیالی لالچوں میں ڈالوں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے

اور بے شک انہیں حکم دوں گا کہ اللہ تعالیٰ بنائی چیزیں بگاڑیں گے۔ (پ۵،سورۂ نساء:۱۱۷-۱۱۹)

یہی وہ آیتِ کریمہ ہے جس کی رو سے حضور پر نور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لعن اللّٰه الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن

المغیرات خلق اللّٰه اللّٰه کیلعنت

اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں

اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں، اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی علت یہی خدا کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی بعینہٖ یہی کیفیت داڑھی منڈوانے کی وجہ ہے۔

متنمصات تغیرِ خلق اللہ کرتی ہیں یونہی داڑھی منڈوانے والے تو یہ بس اسی فلیغیرن خلق اللّٰه میں داخل ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی الاکلیل فی استنباط التنزیل میں زیر آیت کریمہ فرماتے ہیں:

یستدل بالایة علی تحریم الخصا والوشم وما یجری مجراه من الوصل فی الشعر

وبرد الاسنان والتنمص وهو الشتف الشعر من الوجه

اس آیت سے استدلال پکڑا جاتا ہے، خصی کرنے اور گودنے اور جو اس کے قائم مقام ہے

بالوں میں وصل کرنے اور دانتوں میں کھڑکیاں بنانے اور منہ سے بال نوچنے کی حرمت پر۔

علامہ ابوالبرکات نسفی حنفی صاحب کنز الدقائق فرماتے ہیں:

(فلیغیرن خلق اللہ) بالخصاء والوشم او تغییر الشیب بالسواد (ملخصاً)

پس ضرور خدا کی بنائی چیز بگاڑیں گے، خصی کرنے، گودنے اور بڑھاپے کو سیاہی سے تبدیل کرنے سے۔

(مدارک شریف علی ہامش خازن، ج۱ص۸۹۳)

اور اسی طرح علامہ خازن (تفسیر لباب التاویل، جلد۱، صفحہ۸۹۳طبع مصر) میں فرماتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں:

(فلیغیرن خلق اللہ) عن وجھه صورۃ او صفة و یندرج فیه فقؤ عین الحامی و خصاء العبید والوشیم والوشیر والمثلة و للواطة (تفسیر مظہری، ج۲ص۹۳۲، طبع دہلی)

خدا کی بنائی ہوئی چیز ضرور بگاڑیں گے اپنے چہروں سے صورۃ یا صفۃ اور داخل ہے

اس میں اونٹ کی آنکھ پھوڑنا اور غلام کو خصی کرنا اور بدن گودنا اور دانتوں کو تیز کرنا اور مثلہ اور لونڈے بازی کرنا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی زیر آیت مذکور المغیرات خلق اللہ فرماتے ہیں:

علت و حرمت مثله و حلق لحیه و امثال آن نیز همین است (اشعۃ اللمعات)

اور مثلہ کرنا داڑھی منڈوانے اور اس جیسے دوسرے کاموں کی حرمت کی علت یہی تغیر خلق اللہ ہے۔

☆ داڑھی شعارِ دین ہے۔ اس کو منڈوانا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ذالك و من یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب (پ۱۷، سورۃ الحج:۳۲)

بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان۔

نیز ربّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

یایها الذین اٰمنوا لا تحلوا شعائر اللہ (پ۶، المائدہ:۲)

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی عمدۃ القاری شرح بخاری میں ختنہ کی نسبت نقل فرماتے ہیں:

انه شعائر الدین کا لکلمة و به یتمیز المسلم عن الکافر (عمدۃ القاری شرح البخاری)

ختنہ شعارِ دین ہے جیسے کلمہ اور اسی ختنہ کے سبب کافر سے مسلم کی تمیز ہوتی ہے۔

جب ختنہ (جو امر مخفی ہے) شعار اسلام ہے تو داڑھی (جو ظاہر ہے) بطریق اولیٰ شعارِ اسلام ہے۔ لہٰذا بحکم قرآن اس کے ازالہ کو حلال ٹھہرالینا حرام اور اس کی تعظیم تقوائے قلوب کا کام دیتی ہے۔

ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

ثم اوحینآ الیک ان اتبع ملة ابراهیم حنیفا ط (پ۱۴، سورۃ النحل:۱۲۳)

پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا۔

نیز فرماتا ہے:

و اتبع ملة ابراهیم حنیفا ط (پ۵، سورۃ النساء:۱۲۵)

اور تابعداری کرو دین ابراہیم کی جو ہر باطل سے الگ تھے۔

خداوندِ قدوس کا ارشاد ہے:

قل بل ملة ابراهیم حنیفا ط (سورۃ النساء)

فرماؤ دین ابراہیم ہی ہے جو ہر باطل سے جدا ہے۔

اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

و من یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه (پ۱، سورۃ البقرۃ:۱۳۰)

اور کون منہ پھیرے دین ابراہیم سے مگر بیوقوف۔

نیز ربُّ العالمین کا ارشاد ہے:

قل صدق الله فا تبعو ملة ابراهیم حنیفا (پ۴، سورۃ آل عمران:۹۵)

فرماؤ اللہ سچا ہے تو ابراہیم کے دین پر چلو جو ہر باطل سے جدا تھے۔

ربِّ کریم فرماتا ہے:

قد كانت لكم اسوة حسنة فی ابراهیم والذین معه (پ۲۸، سورۃ الممتحنۃ:۴)

بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں۔

احکم الحاکمین فرماتا ہے:

لقد كان لكم فیهم اسوة حسنة لمن كان یرجوا الله والیوم الآخر ط

و من یتول فان الله هو الغنی الحمید (پ۲۸، سورۃ الممتحنۃ:۶)

بے شک تمہارے لئے ان (ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں) میں اچھی پیروی تھی اسے جو اللہ اور پچھلے دِن کا اُمیدوار ہو اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔

ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملّتِ ابراہیمی کا مسئلہ ہے اور ان آیات میں ربّ تعالیٰ نے ملّتِ ابراہیمی علیہ السلام کی اتباع کا حکم ہے اور اس سے اعراض کو سخت حماقت اور سفاہت فرمایا۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدیٰ ويتبع غير سبيل المؤمنين
نولهٖ ما تولیٰ ونصلهٖ جهنم وساءت مصيرا

جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہونے پر اور چلے راہِ مسلمانان کے سوا
ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈال دیں اور کیا بری پلٹنے کی جگہ ہے۔

ہر ذی علم سے مخفی نہیں کہ صحابہ، اہل بیت، تابعین، سلف صالحین تمام مسلمان کاملین نے داڑھی رکھی اور ان کے طریقہ کو چھوڑنے پر اللہ تعالیٰ جہنم کی وعید سناتا ہے۔

امام اجل محمد بن علی مکی طريق المريد للوصول الى مقام التوحيد پھر امام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

وهذا لفظ المكی قال وفی ذكر سنن الجسد ذكر ما فی اللحية من المعاصی والبدع المحدثة قد ذكر فی بعض الاخبار ان الله تعالیٰ ملٰئكة يقسمون والذين زين بنی ادم باللحی وفی وصف رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم انه كان كث اللحية وكذالك ابو بكر وكان عثمان طويل اللحيه رقيقها وكان علی عريض اللحية قد ملأت ما بين منكبيه ووصف بعض بنی تميم من رهط الاهنف بن قيس قال (وعبارة الاحياء قال اصحاب الاحنف بن قيس) وددنا ان الشترينا للاحنف لحيته بعشرين الفافلم يذكر حتفه فی رجله ولا عوره فی عينه وذكر كراهية عدم لحيته وكان عاقلا حليما وقد روينا من غريب وتاويل قوله تعالیٰ يزيد فی الخلق ما يشاء مقال اللحی وذكر عن الشريح القاضی قال (ولفظ الاحياء قال الشريح) وددت لو ان لی لحية بعشرة الاف ففی اللحية من بقايا الهوی دقائق اٰفات النفوس ومن البدع المحدثة اثنتا عشرة خصلة من ذالك النقصان منها (ای من اللحية) وزلك مثلة وذكر جماعة ان هذا من اشراط الساعة ٥ ملخصاً

یعنی یہ ذکر ہے ان معصیتوں اور نو پیدا بدعتوں کا جو لوگوں نے داڑھی میں نکالیں۔ حدیث میں ہے، اللہ عزّ وجل کے کچھ فرشتے ہیں کہ یوں قسم کھاتے ہیں، اس کی قسم جس نے فرزندانِ آدم کو داڑھی سے زینت بخشی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں ہے ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی ابو بکر صدیق اور عثمان غنی کی داڑھی دراز باریک تھی، مولیٰ علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ بھرا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہم احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین وعلماء وحکماء کاملین سے تھے زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے ۶۷ھ یا ۷۲ھ میں وفات ہوئی) عاقل وحلیم تھے (پاؤں میں کج تھا ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) ان کے اصحاب نہ اُس کج پر افسوس کرتے، نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہت ذکر کرتے اور کہتے ہیں تمنا ہے کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کیلئے داڑھی خریدتے۔ نادر تفسیروں سے یہ آیہ کریمہ (یزید فی الخلق ما یشاء) کی تفسیر میں ہمیں روایت پہنچی کہ اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے صورت میں جو چاہے اس سے داڑھی مراد ہے۔ شریح قاضی (خلقۃً جن کی داڑھی نہ تھی) وہ فرماتے کہ مجھے آرزو ہے کاش دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی تو داڑھی میں شیطانی خواہشوں کے بقایا اور نفسانی آفتوں کے دقائق اور نو پیدا بدعتوں سے بارہ باتیں لوگوں نے ایجاد کیں ہیں، من جملہ داڑھی کم کرنا اور یہ مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہے اور ایک جماعت علماء سے مروی ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے داڑھی منڈوانا اور ایک مشت سے کم کرنا۔

مدارج میں ہے:

آوردہ اند کہ لحیہ امیر المؤمنین علی پر میکرد سینہ را ھمچنین لحیہ امیر المؤمنین عمر و عثمان رضی اللہ عنھم و در حلیہ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ و عریضھا

روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی داڑھی سینہ کو پر کرتی تھی

اور سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلیہ میں لکھا ہے کہ آپ کی داڑھی لمبی اور چوڑی تھی۔

احادیثِ مبارکہ

☆ امام مالک، احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وطحاوی حضرت عبداللہ بن عمر سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خالفوا المشرکین احفوا الشوارب و اوفر واللحیۃ (وفی روایۃ البخاری) انھکو الشوارب واعفوا اللحی (وفی روایۃ مسلم والترمذی و ابن ماجۃ والطحاوی) احفوا الشوارب و اعفوا اللحی (وفی روایۃ مسلم والترمذی) امر علیہ الصلوٰۃ والسلام باحفاء الشوارب و اعفاء اللحی (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ طحاوی، موطا امام مالک، مسند امام احمد)

مشرکوں کا خلاف کرو، مونچھیں پست کرو اور داڑھی کثیر وافر رکھو (بخاری کی ایک روایت میں ہے) مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور طحاوی کی روایت میں ہے) مونچھیں خوب پست کرو اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

☆ احمد مسند، مسلم صحیح، طحاوی آثار، ابن عدی کامل، طبرانی اوسط میں فرماتے ہیں:

جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفو المجوس

مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

☆ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبھوا بالیھود

مونچھیں پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی صورت نہ بناؤ۔

☆ ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی

میرے ربّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مونچھیں پست کروں اور داڑھی کو معاف کروں۔

☆ امام محمد بن علی مکی دقائق الطریقۃ میں حضرت کعب احبار وابی الجلا سے ذکر فرماتے ہیں:

یکون فی آخر الزمان قوم یقصون لحاھم اولٰئک لاخلاق لھم

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بےنصیب ہیں نہ دین میں حصہ ہے نہ آخرت میں۔

اقوال آئمہ و علماء کرام و فقہاء عظام

(۱تا۵) فتح القدیر، بحرائق، غنیۃ ذوی الاحکام، درمختار، مراقی الفلاح میں ہے:

الاخذ من اللحية و هي دون القضبة كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يحبه احد و اخذ كلها فعل مجوس الاعاجم واليهود والهنود و بعض اجناس الافرنج

جب داڑھی ایک مشت سے کم ہوتو اس میں سے کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے خسرے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا مجوسیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

(۶تا۱۲) ہدایہ، تبیین الحقائق، تکملہ بحرالرائق، غنیۃ، فتح اللہ المعین، حاشیہ کنز، طحاوی حاشیہ تنویر اور شامی ہے:

يؤدب على ذالك لارتكاب المحرم (هذا لفظ الكل الا الطرفين فلفظهما يؤدب على ارتكاب مالا يحل)

داڑھی منڈوانے والے کو سزا دی جائے کہ وہ حرام کا مرتکب ہوا۔

(۱۳تا۱۷) علامہ تورپشتی کی شرح مصابیح، طیبی، مرقات، مجمع البحار، لمعات میں ہے:

قص اللحية كان من ضيع الاعاجم و هو اليوم شعار من المشركين كالافرنج والهنود و من لاخلاق لهم فى الدين من الفرق الموسومة بالقلندرية طهر الله عنهم حوزة الدين

داڑھی کتروانا پارسیوں کا کام تھا اور اب کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی، ہندو اور وہ فرقے جن کا دین میں کچھ حصہ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسلامی حصوں کو ان سے پاک کردے۔

(۱۸، ۱۹) امام کردی وجیز میں فرماتے ہیں:

لا يحل للرجل ان يقطع اللحية هكذا قال الامام ابو بكر نقله فى النوازل و نصاب

مرد کیلئے داڑھی قطع کرنا حرام ہے۔

(۲۰) درمختار میں ہے:

يحرم على الرجل قطع لحيته ــ مرد کو داڑھی قطع کرنا حرام ہے۔

(۲۱) علامہ علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

حلق اللحية منهي عنه ــ داڑھی منڈوانا ممنوع ہے۔

(۴۲) علامہ خفاجی شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

اما حلقها فمنهی عنه لانه عادة المشركين

داڑھی منڈوانا منہی عنہ ہے کیونکہ یہ مشرکین کی عادت ہے۔

(۴۳) شیخ المحققین حضرت سیدی ومولائی الشاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

حلق کردن لحیه حرام است و روش افرنج و هنود و جوالقیان است که ایشاں را قلندریه گویند و گذاشتن آں بقدر قبضه واجب است (اشعۃ اللمعات، ج ۱ ص ۲۱۲) وآنکه آنرا سنت گویند بمعنی طریقه مسلوك دردین است یا بجهت آنکه ثبوت آں بسنت است جنانکه نماز عید را سنت گفته اند

داڑھی منڈوانا حرام ہے اور فرنگی، ہندوؤں اور قلندریوں کی روش ہے، ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور داڑھی رکھنے کو سنت کہنا اس معنی میں ہے کہ دینی طریقہ ہے یا اس لحاظ سے سنت کہتے ہیں کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے، جیسا کہ نماز عید کو سنت کہتے ہیں حالانکہ واجب ہے نیز ہدایہ میں میں ہے کہ وجوبه (ای الوتر) ثبت بالسنة و هو المعنی بما روی عنه (ای الامام الاعظم) انه سنة یعنی امام ابوحنیفہ سے جو یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ سنت ہے وہ اس لحاظ سے کہ ان کا وجوب سنت سے ہے نہ یہ کہ وہ واجب نہیں بلکہ امام صاحب کے نزدیک واجب ہیں اور اسی طرح داڑھی رکھنا ہے کہ ان کا وجوب چونکہ سنت سے ثابت ہے لہٰذا سنت کہتے ہیں، حالانکہ ہے واجب۔

(۴۴) علامہ بدرالدین عینی حنفی بنایہ میں فرماتے ہیں:

والقصر سنة فماذا على قبضة قطعها (بنایہ علی ہامش ہدایہ، ۱۲۰، مطبع علیمی)

ایک مشت سے زائد داڑھی کا قطع کرنا سنت ہے۔

کتب فقہ وحدیث کی تصریح سے اس کی حد ایک مشت ہے اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا، قبضہ سے زائد کا قطع کرنا مسنون ہے۔

(۳۵) داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا اور مثلہ حرام ہے۔

ہدایہ میں ہے:

حلق الشعر فی حقها مثلة کحلق اللحیة فی حق الرجال (ہدایہ، ج ۱ ص ۲۳۵ علیمی)

عورت کے حق میں سر کے بال منڈانا مثلہ ہے، جیسے داڑھی منڈانا مردوں کے حق میں مثلہ ہے۔

کافی شرح وافی میں ہے:

الحلق فی حقها مثلة والمثلة حرام وشعر الرأس زینة لها کاللحیة للرجال

سر کے بال منڈانا عورت کے حق میں مثلہ ہے اور مثلہ حرام ہے اور سر کے بال عورت کی زینت ہیں جیسے داڑھی مردوں کیلئے زینت۔

ابوبکر مسعود کاشانی بدائع میں، علی قاری مسلک میں فرماتے ہیں:

حلق اللحیة من باب المثلة داڑھی منڈانا بھی مثلہ کرنا ہے۔

تبیین الحقائق میں ہے:

لا یاخذ من لحیته شیئا لانه مثلة

قبضہ سے داڑھی بالکل نہ کٹوائے اس لئے کہ یہ مثلہ ہے۔

اور یہی مضمون بحر الرائق، طحطاوی، برجندی، شرح لباب میں ہے کہ مرد کا داڑھی منڈوانا و کتروانا مثلہ ہے۔

مثلہ کے ناجائز ہونے پر احادیث اور مثلہ کرنے پر وعیدیں

(۱) امام احمد بخاری مسلم ونسائی نے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لعن اللّٰہ من مثل بالحیوان

اللہ کی لعنت اس پر جس نے جاندار کو مثلہ کیا۔

اور طبرانی سند صحیح سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من مثل بالحیوان فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملائکۃ والناس اجمعین

جس نے جاندار کو مثلہ کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(۲،۳،۴) شافعی، احمد، دارمی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی، ابن حبان، بیہقی، ابن الجار حضرت بریدہ سے راوی اور امام احمد مسند، ابن ماجہ سنن قاضی عبدالجبار بن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال سے، حاکم مستدرک میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تمثلوا (وزاد الحاکم) فھٰذا عھد اللّٰہ وسیرۃ نبیہ

مثلہ نہ کرو، یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔

(۵) بیہقی سنن میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تمثلوا بأدمی ولا بھیمۃ مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو۔

(۶،۷،۸) احمد و بخاری عبداللہ بن زید سے، احمد وابوبکر بن شیبہ حضرت زید بن خالد سے اور طبرانی حضرت ایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں:

نھیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النھبۃ والمثلۃ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔

(۹،۱۰) ابن ماجہ حضرت ابوسعید خدری اور امام طحاوی و طبرانی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔

(۱۱تا۱۵) یہی مضمون ابن شیبہ، امام طحاوی، حاکم، ابن قانع وابن مندہ نے بھی روایت کیا ہے۔

(۱۶، ۱۷) ابن عساکر وابن النجار حضرت صدیقہ سے راوی اور ابن ابی شیبہ عطا سے راوی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو یہاں مثلہ کرے گا روزِ قیامت اسے اللہ تعالیٰ مثلہ کرے گا۔

(۱۸) طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مثل بالشعر فليس له عند الله خلاق

جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے گا اللہ عزّ وجل کے ہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

یہ حدیث شریف خاص بالوں کے مثلہ میں ہے اور بالوں کا مثلہ وہ ہے جو ابھی علماء وفقہاء کے اقوال سے گزرا کہ عورت کا سر منڈانا اور مرد کا داڑھی منڈانا مثلہ ہے۔ داڑھی منڈانا مجوس، یہود و مشرکین کی خصلت ہے (كما سبق) اور ان سے تشبہ حرام ہے۔ لہٰذا داڑھی منڈانا حرام ہے۔

بدائع امام ملک العلماء وشرح منسک متوسط میں ہے:

حلق اللحية تشبه بالنصارىٰ داڑھی منڈانا نصاریٰ سے تشبہ ہے۔

علامہ طحطاوی نے فرمایا:

والتشبه بهم حرام ان سے (نصاریٰ) سے تشبہ حرام ہے۔

سنت پر عمل کرنے کی ترغیب اور اس سے انحراف پر ترہیب کی چند احادیث

(۱) ابن ماجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من لم یعمل بسنتی فلیس منی

جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

(۲) مسند الفردوس میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس منا من عمل بسنة غیرنا

وہ ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے۔

(۳) ابن عساکر حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من رغب عن سنتی فلیس منی

جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

(۴) خطیب حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من خالف سنتی فلیس منی

جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ میرے گروہ سے نہیں۔

الحمدللہ عزّ وجل کہ اس مذکورہ بالا تحریر سے سوال اوّل کا جواب شافی کافی اور روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ یک مشت داڑھی رکھنا واجب اور اس سے کم کرنا حرام۔ یہ بھی یاد رہے کہ ایک مشت ٹھوڑی سے نیچے ہو نہ زیر لب سے (ھکذا قال قطب الاقطاب سیّد العارفین سیّدنا الشاہ جمالی علیہ الرحمة فی الایام واللیالی) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

مسئلہ ...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ داڑھی شرعی کتنی ہونی چاہئے؟ بینوا و توجروا

الجواب ...... ٹھوڑی سے نیچے چار اُنگلی چاہئے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم (احکام شریعت، ج۲ص۱۸۱)

اللھم ثبتنا علی صراط المستقیم و دین سیّد المرسلین ولا تجعلنا فتنة للقوم الظالمین

﴾ جواب سوال دوم ﴿

داڑھی منڈانے والا ایک مشت سے کم رکھنے والا فاسق مُعلن یعنی علی الاعلان فسق کرنے والا ہے۔

فاسق دو قسم ہے: معلن و غیر معلن۔ فاسق معلن کے احکام زیادہ سخت ہے بہ نسبت فاسق غیر معلن کے۔ (محصلہ شرح وقایہ، ج ۲ ص ۲۹ وفتاویٰ عبدالحی، ج ۱ ص ۱۰۰، طبع لاہور) اوراس کا یہ فسق نماز میں بھی موجود ہے، اس کو امام بنانا گناہ اوراس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور لوٹانی واجب ہے۔

(۱) ابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا يومن فاجر مؤمنا الا ان يقهره بسلطانه يخاف سيفه او سوطه

ہرگز کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے، مگر یہ کہ وہ اس کو بزورِ سلطنت مجبور کرے کہ اس کی تلوار یا کوڑے سے ڈرے۔

(۲) بلکہ ابن شاہین نے کتاب الافراد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تقربوا الى الله ببغض اهل المعاصى والقوهم بوجوه مكفهرة والتمسوا رضاء الله بسخطهم و تقربوا الى الله بالتباعد عنهم (کتاب الافراد)

اللہ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے اوران سے ترش رو ہو کر ملو

اور اللہ کی رضامندی ان کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

(۳) منتية المصلى میں ہے:

وكره امامة الفاسق فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے۔ (منیۃ المصلی، ص ۳۲۷)

(۴) قدوری میں ہے:

ويكره تقديم الفاسق فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے۔ (قدوری، ص ۳۶)

(۵) کنزالدقائق میں ہے:

كره امامة الفاسق فاسق کی امامت مکروہ ہے۔ (کنزالدقائق، ص ۳۶)

(۶) شرح وقایہ میں ہے:

فان امّ فاسق كره اگر امامت کرے فاسق تو مکروہ ہے۔ (شرح وقایہ، ص ۱۵۷)

(۷) ہدایہ میں ہے:

يكره تقديم الفاسق لانه لايهتم لامر دينه (ہدایہ،ص ۱۰۱)

فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے کیونکہ وہ دین کے معاملات کی پرواہ نہیں کرتا۔

(۸) رسائل الارکان میں ہے:

و يكره امامة الفاسق بعد الاعتماد على الاتيان بشروط الصلوٰة على وجه الاحتياط (ص ۹۸)

(۹) فتح القدیر میں ہے:

وفى الدراية قال اصحابنا لا ينبغى ان يقتدى بالفاسق و علىٰ هذا فيكره فى الجمعة اذا تعددت اقامتها فى المصر على قول محمد وهو المفتى به (فتح القدیر، ج ۱ص ۲۴۷)

ہمارے اصحاب فرماتے ہیں فاسق کی اقتدا نہ کی جائے اور اس قول کی بنا پر جمعہ میں بھی اقتدا مکروہ ہے جبکہ شہر میں متعدد مقامات پر ہوتا ہو امام محمد کے قول پر اور فتویٰ اسی پر ہے۔

(۱۰) عنایہ میں ہے:

و قال مالك لا تجوز خلفه امام مالک نے فرمایا فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (عنایہ، ج ۱ص ۲۴۷)

(۱۱) مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی التعليق المجلى میں علامہ شرنبلالی سے ناقل ہیں:

كره امامة الفاسق العالم بعد م اهتمامهٖ بالدين فيجب اهانته شرعا فلا يعظم بتقديمهٖ للامامة و اذا تعذر منعه ينتقل عنه الى غير مسجدهٖ للجمعة وغيرها (التعليق المجلى على هامش منية المصلى ۲ص ۳۶۲)

فاسق عالم کی بھی امامت مکروہ ہے، دین کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے، تو شرعاً اس کی اہانت واجب ہے۔ پس اس امام کو بنا کر اس کی تعظیم نہ کی جائے گی، جب (اس کو امامت سے) روکنا مشکل ہو تو کسی اور مسجد میں چلا جائے جمعہ ہو یا غیر جمعہ۔

(۱۲) نیز اسی میں ہے:

لو قدموا فاسقا يا ثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم ولذالم تجز الصلوٰة خلفه اصلا عند مالك و رواية عن احمد (التعليق المجلى على هامش منية ۳ص ۳۶۳)

اگر لوگ فاسق کو امام بنائیں تو گنہگار ہوں گے، اس بنا پر کہ اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے اور اسی لئے امام مالک کے نزدیک اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔

(۱۳) نیز اسی میں ہے:

قال اصحابنا رحمهم الله لا ينبغي ان يقتدى به اى بالفاسق (التعليق، ج ۳ ص ۳۷۳)

ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ فاسق کی اقتدا نہ کی جائے۔

(۱۴) شرح عقائد اور اس کی شرح نبراس میں ہے:

و ما نقل عن بعض السلف كالامام ابى حنيفة من المنع عن الصلوٰة خلف الفاسق والمبتدع فمحمول على الكراهة اذ الكلام فى كراهة الصلوٰة خلف الفاسق والمبتدع (نبراس، ص ۵۴۴)

اور وہ جو بعض سلف صالحین جیسے امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز ممنوع ہے تو یہ قول کراہت پر محمول ہے اس لئے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز کے مکروہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔

(۱۵) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں علامہ حسن بن عمار حنفی فرماتے ہیں:

كره امامة الفاسق العالم لعدم اهتمامه بالدين فيجب اهانته شرعا فلا يعظم بتقديمه للامامة و اذا تعذر منعه ينتقل عنه الى غير مسجده للجمعة وغيرها (مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی، ص ۱۸۱، طبع مصر)

فاسق عالم کی بھی امامت مکروہ ہے۔ دین کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے تو اس کی شرعاً اہانت واجب ہے پس اس کو امام بنا کر اس کی تعظیم نہ کی جائے گی اور جب روکنا مشکل ہو تو کسی اور مسجد میں چلا جائے جمعہ ہو یا غیر جمعہ۔

(۱۶) طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی حنفی فرماتے ہیں:

قوله: (فتجب اهانته شرعاً فلا يعظم بتقديمه للامامة) تبع فيه الزيلعي و مفاده كون الكراهة فى الفاسق التحريمية

صاحب مراقی علامہ حسن کا قول فتجب اهانته الخ وہ اس میں زیلعی شارح کنز کے تابع ہوئے اس کا مفاد یہ ہے کہ فاسق کی امامت میں کراہت تحریمی ہے۔

(۱۷) حاشیہ شرح علاقی میں ہے:

اما الفاسق الاعلم فلا يقدم لان فى تقديمه تعظيمه و قد وجب عليهم اهانته شرعاً، مفاد هذا كراهة التحريم فى تقديمه (ابو السعود)

بڑے عالم فاسق کو بھی امام نہ بنایا جائے گا، اس لئے کہ اس کے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً لوگوں پر فاسق کی اہانت واجب ہے اس کا مفاد یہ ہے کہ اس کو امام بنانا مکروہِ تحریمی ہے۔

(۱۸) علامہ حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں:

لو قدموا فاسقا یاثمون علیٰ کراهة تقدیمهٖ کراهة تحریم لعدم اعتنائه بامور دینه (غنیہ، ص۴۷۹)

لوگ اگر فاسق کو امام بنائیں گے تو گنہگار ہوں گے، اس لئے کہ فاسق کو امام بنانا وجہ اس کی بے پرواہی کے مکروہ تحریمی ہے۔

(۱۹، ۲۰، ۲۱) وهکذا فی حاشیة الطحطاوی علی الدر وهکذا قال الزیلعی فی تبیین الحقائق کما تقدم وهذا مفاد من فتاویٰ الحجة اور اسی طرح حاشیہ طحطاوی علی الدر میں اور اس طرح امام زیلعی نے تبیین الحقائق میں فرمایا، جیسا کہ گزرا اور یہی فتاوی حجت سے مستفاد ہے۔

(۲۲) غنیہ میں ہے:

لم تجز الصلوة خلفه اصلا عند مالك و روایة عن احمد (غنیہ، ص۴۷۹)

امام مالک کے نزدیک اور امام احمد کی ایک روایت میں فاسق کے پیچھے بالکل نماز ہوتی ہی نہیں۔

(۲۳) نیز کچھ آگے اسی غنیہ میں ہے:

قال اصحابنا لا ینبغی ان یقتدی به (غنیہ، ص۴۷۹)

ہمارے اصحاب نے فرمایا، فاسق کی اقتدا نہ کی جائے۔

(۲۴) شیخ الاسلام والمسلمین مجدد مائۃ حاضرہ سیّدنا اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ رضویہ میں ہے:

مسئلہ......جو شخص داڑھی اپنی مقدار شرع سے کم رکھتا ہے اور ہمیشہ ترشواتا ہے اس کا امام کرنا نماز میں شرعاً کیسا حکم رکھتا ہے؟

الجواب......وہ فاسق معلن ہے اور اُسے امام کرنا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہِ تحریمی۔

غنیہ میں ہے: لو قدموا فاسقا یاثمون (فتاویٰ رضویہ، ج۳ ص۲۱۹)

(۲۵) نیز شیخ الاسلام سیّدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ میں ہے:

مسئلہ ......قاری مکہ معظمہ کا قرأت سیکھا ہوا اور وہاں پر چند سال رہ کر معلمی کیا۔ لیکن داڑھی ترشواتا ہے، آیا اس کے پیچھے نماز پنجگانہ اور جمعہ جائز ہے یا نہیں۔ بینوا و توجروا

الجواب ...... داڑھی ترشوانے والے کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب اور مکہ معظمہ میں رہ کر قرأت سیکھنا فاسق کو غیر فاسق نہ کردے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۶) مولوی عبدالحی لکھنوی عمدۃ الرعایہ میں لکھتے ہیں:

الکراھة فی تقدیمه تحریمة فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔ (عمدۃ الرعایۃ علی ہامش شرح الوقایۃ، ج ا ص ۱۶۷)

(۲۷) نیز مولوی عبدالحی لکھنوی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے، نماز فاسق کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ عبدالحی، ج ۲ ص ۱۰۰)

(۲۸) صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب فرماتے ہیں، فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہا بہارِ شریعت، ج ۳ ص ۱۱۶)

(۲۹) حضرت مولانا شاہ محمد رکن الدین صاحب نقشبندی لکھتے ہیں:

مسئلہ ...... وہ کون ہے جس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے؟

الجواب......وہ فاسق ہے۔ (شامی رکن الدین، ص ۱۱۰)

(۳۰) فریق آخر کے مسلّم پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم میں بھی موجود ہے کہ داڑھی منڈوانے والے کو امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی۔ (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، ص ۱۸)

(۳۱) دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا ہے کہ فاسق اور بدعتی کو امام بنانا مکروہِ تحریمی ہے۔ (بہشتی زیور، ج ا ص ۵۳ طبع لاہور، ص ۹۲ طبع دہلی)

(۳۲) مولوی اعزاز علی حاشیہ کنز میں شرح نقایہ سے ناقل ہے:

قوله كره امامة الفاسق والمبتدع (ملخصاً) والفاسق والمبتدع في امامتها تعظيمهما و قد امرنا باهانتها (بلفظه)

یعنی فاسق اور بدعتی کی امامت مکروہ ہے، اس لئے کہ ان کو امام بنانے میں ان کی تعظیم ہے اور ہمیں ان کی اہانت کا حکم دیا گیا ہے۔

اور مکروہِ تحریمی حرام کے قریب ہے۔ حضرات شیخین اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ اِن کے نزدیک مکروہِ تحریمی عین حرام ہے اُن کے نزدیک اقرب بحرام ہے۔ تنویر الابصار، ہدایہ آخرین، ص ۳۸۴ میں بھی ہے اور عام کتب میں کل مكروه حرام عند محمد و عندهما الى الحرام اقرب اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے معنی سب کا ایک ہے، خود امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام ابو یوسف سے ناقل ہیں کہ انہوں نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی،

اذا قلت في شئي اكرهه فما رايك فيه؟ قال التحريم (ذكره في رد المحتار عن شرح ابن امير الحاج عن مبسوط الامام محمد) جب آپ کسی شے کو مکروہ فرما دیں تو اس میں آپ کی کیا رائے ہوتی ہے؟ فرمایا، حرام ٹھہرانا۔

اور علامہ حسن بن عمار شرنبلانی حنفی فرماتے ہیں، والمكروه تحريما الى الحرمة اقرب و تعاد الصلوة وجوبا (ملخصا) (مراقی الفلاح، ص ۲۰۷ مصر) مکروہِ تحریمی حرمت سے زیادہ قریب ہے، کراہتِ تحریم سے نماز کا اعادہ واجب ہے نیز بحر العلوم حضرت علامہ محمد عبد العلی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اجمع المشائخ جمهورهم على ان كل صلوة اديت مع كراهة التحريم اومع ترك الواجب يجب الاعادة جمہور مشائخ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو نماز کراہتِ تحریم یا ترکِ واجب سے ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔

مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانے اور کترانے والا یعنی حدِ شرع سے کم رکھنے والا فاسق معلن ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ ہاں داڑھی منڈانے والا اور ایک مشت سے کم کرنے والا اس فعلِ قبیح سے توبہ کر لے تو اسی وقت سے اس کی امامت جائز ہے اور وہ عالم جس کی داڑھی کے بال ابھی بڑھ رہے ہیں اور کترواتا نہیں یا کسی بیماری کی وجہ سے خود بخود گرتے رہتے ہیں اگر چہ ایک مشت نہ ہوں تو اس کی امامت بالاتفاق جائز و صحیح ہے۔

مستدلین کے شبہات کا ازالہ

صلوا خلف کل بر و فاجر والی حدیث یا اس کے ہم معنی دوسری احادیث قطع نظر اس بات سے جو کہ محدثین وعلماء نے ان روایتوں کے متعلق کہی۔ جیسا کہ علامہ عبدالعزیز پرہاروی نبراس شرح عقائد میں فرماتے ہیں، ذکر السخاوی طرق هذ الحدیث واهیة کلها کما صرح به غیر واحد من العلماء واصحها حدیث مکحول عن ابی هریرة و فیه انقطاع لان مکحولا لم یدرک ابا هریرة انتهیٰ و قال المجد اللغوی لم یصح فی هذا الباب حدیث (شرح عقائد، ص ۵۴۴)

جامع صغیر، ج ا ص ۴۵ میں امام سیوطی اس حدیث کے متعلق ضعف کی علت لکھتے ہیں، تلقی امت بالقبول اور تعددِ طرق کے اعتبار سے حجت ہونے کی بنا پر غرض ہے کہ یہاں لفظ صَلُّوْا اور لفظ کُلّ حقیقی معنی میں مستعمل نہیں بلکہ مجازی معنی میں مستعمل ہیں کیونکہ صَلُّوْا امر کا صیغہ ہے اور کتبِ اصول میں صاف مذکور ہے، الامر للوجوب تو اس حقیقی معنی کے اعتبار سے معنی یہ ہوگا کہ ہر فاسق فاجر پیچھے نماز پڑھنا واجب ہے۔ (ولم یقل به احد من العلماء ۱۲) یہ تو مطلب فقہاء کی تصریحات کے خلاف ہے کیونکہ فقہاء یا تو کراہت کا قول کرتے ہیں یا عدم جواز کا۔ جیسا کہ یہ امر اہل فہم سے مخفی نہیں اور یہاں لفظ کُلّ بھی استغراق حقیقی کیلئے نہیں، جیسا کہ فقہاء کی کتب سے روشن ہے اور واضح ہے کہ کتنے افراد کے پیچھے نماز ناجائز قرار دیتے ہیں اور بہت سے اشخاص کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں (کما مر نبذة منه) بالآخر حدیث کا صحیح مطلب وہ ہے جو شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا:

☆ زمانہائے خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے تھے اور حضور عالمِ ما کان وما یکون (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو معلوم تھا کہ ان میں فاسق وفجار بھی ہوں گے کہ ستکون علیکم امراء یؤخرون الصلوٰة عن وقتها اور معلوم تھا کہ اہل صلاح کے قلوب ان کی اقتدا سے تنفر کریں گے اور معلوم تھا کہ اُن سے اختلاف آتش فتنہ کو مشتعل کرنے والا ہوگا اور دفعِ فتنہ اقتدائے فاسق سے اہم واعظم تھا۔ قال اللّٰه تعالیٰ: والفتنة اکبر من القتل لہٰذا دروازۂ فتنہ بند کرنے کیلئے ارشاد ہوا: صلوا خلف کل بر و فاجر یہ اس باب سے ہے من ابتلی ببلیتین اختار اهو نهما اور فقہاء کا قول تجوز الصلوٰة خلف کل بر و فاجر اسی معنی پر ہے جو اوپر گزرے، بلفظہ (فتاویٰ رضویہ، ج ۳ ص ۲۰۶، ۲۰۷)

☆ اور اس حدیث کے ماتحت مرات شرح مشکوٰۃ میں ہے، فقہاء فرماتے ہیں کہ فاسق کو امام بنانا منع، لیکن اگر وہ امام بن چکا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز۔ اس مسئلہ کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ خیال رہے کہ یہاں فاسق سے مراد بد عمل ہے نا کہ بد مذہب۔ نیز اگر فاسق نماز میں بد عملی کر رہا ہے جس سے خود اس کی نماز مکروہِ تحریمی ہو رہی ہے، اس کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں، جیسے کوئی مرد سونا، ریشم پہن کر یا داڑھی منڈوائے۔ نماز پڑھائے کیونکہ جو نماز مکروہِ تحریمی فعل کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا واجب۔ یہاں حدیث میں فاسق سے مراد وہ ہے جو نماز میں فسق نہ کرتا ہو۔ (مرات شرح مشکوٰۃ، ج۲ص۲۰۰)

اگر کسی صاحب نے امامت فاسق کے متعلق بعض فقہاء کے تجوز الصلوٰۃ، جازت الصلوٰۃ یا الصلوٰۃ جائزۃ والے اقوال کو دیکھ کر یہ سمجھ رکھا ہو کہ جب جواز ثابت ہوا تو کراہت کہاں اور اعادہ کیسا؟ تو وہ خوب سمجھ لے کہ جواز اور کراہت میں نسبت تباین نہیں اور اسی طرح جواز اور اعادہ میں بھی نسبت تباین نہیں بلکہ بعض مقامات میں جوازِ صلوٰۃ اور کراہتِ صلوٰۃ نیز جوازِ صلوٰہ اور اعادہ صلوٰۃ جمع ہو جاتے ہیں۔ دیکھو اور غور سے دیکھو فقہ حنفی کی مشہور معروف کتاب ہدایہ شریف میں صاحبِ ہدایہ بعض مکروہات صلوٰۃ ذکر کر کے فرماتے ہیں۔ والصلوٰۃ جائزۃ فی جمیع ذالك لاستجماع شرائطها و تعاد علیٰ وجه غیر مکروه وهو الحکم فی کل صلوٰۃ ادیت مع الکراهة التحریم (ہدایہ اوّلین، ص۱۱۲)

صاحب ہدایہ کے اس جملہ هو الحکم فی کل صلوٰۃ ادیت مع الکراهة کے بعد صاحب غایہ رقم طراز ہیں: کما اذا ترك واجبا من واجبات الصلوٰۃ (غایہ علی ہامش فتح القدیر، ج۱ص۲۵۹طبع مصر۔ وبین سطور الہدایہ، ج۱ص۱۲۲) محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام، صاحبِ ہدایہ کے لفظ (و تعاد) کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: صرح بلفظ الوجوب الشیخ قوام الدین الکاکی فی شرح المنار وا لفظ الشرح المذکور (ای الهدایة) اعنی قوله و تعاد یفیده ایضا علیٰ ما عرف والحق التفصیل بین کون تلك الکرهة کراهة تحریم فتجب الاعادة او تنزیه فتستحب فان کراهة التحریم فی رتبة الواجب (فتح القدیر، ج۱ص۲۹۵طبع مصر وحاشیہ ہدایہ رقم ۱۲۳)

مذکورہ بالا عبارات سے خوب واضح ہوا کہ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے اسوہ حسنہ کے تارک یعنی داڑھی منڈانے والے یا قبضہ سے کم رکھنے والوں کو جری کرنے والا، دین فروش، معاند، فقہاء کے تجوز الصلوٰۃ وغیرہ کے الفاظ سے مطلب کشیدہ کرنے والا اِن الفاظ سے کراہتِ صلوٰۃ اور اعادہ نماز کی نفی نہیں کرسکتا کیونکہ حسب تصریحاتِ فقہاء مذکور جواز صلوٰۃ اور کراہۃ تحریم ہوتے ہیں نیز جواز صلوٰۃ اور اِعادۂ صلوٰۃ بطور وجوب جمع ہوتے ہیں۔

ایک اور شبہ کا ازالہ

بعض سلف کا فاسقوں کے پیچھے نماز پڑھنا ان تین امور سے کسی ایک امر پر مبنی تھا۔

(۱) دفعِ فتنہ (۲) عدم اقتدا کی وجہ سے ترک فرض کا لازم آنا (۳) جبر۔

التعلیق المجلی میں ہے:

وکان الصحابة یصلون خلف الحجاج و ھو افسق زمانہٖ لٰکنہ کان فی حکم الاکراہ کذا فی فتح المنان فی تائید مذھب النعمان (التعلیق، ص۳۷۴) وھذا مفاد کلام صاحب الغنیہ

قول فیصل

امامتِ فساق کی نسبت قول فیصل جس سے تمام احادیث اور تمام اقوالِ علماء میں تطبیق ہو جاتی ہے اور کسی ایک فقیہ کی عبارت اور کسی ایک حدیث کا خلاف نہیں ہوتا وہ یہ ہے کہ فاسق دو قسم ہے معلن و غیر معلن۔ فاسقِ مُعلن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہے کما بینا اور فاسق غیر معلن کے پیچھے نماز بکراہت تنزیہہ ہے کما فی الدر وغیرہ شیخ الاسلام سیّدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، امامت فساق کی نسبت علماء کے دونوں قول ہیں۔ کراہتِ تنزیہہ کما فی الدر وغیرہ اور کراہت تحریمی کما فی الغنیہ وفتاوی الحجة والتبیین والشر نبلالیة و ابی سعود والطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرھا اوران میں توفیق یہ ہے کہ فاسقِ غیر مُعلن کے پیچھے مکروہِ تنزیہی اور معلن کے پیچھے تحریمی، جن صورتوں میں کراہت تحریمی کا حکم ہے۔ صلحاء و فساق سب پر اعادہ واجب ہے۔ جب مبتدع یا فاسق معلن کے سوا کوئی امام نہ مل سکے تو منفرداً نماز پڑھیں کہ جماعت واجب ہے اور اس کی تقدیم ممنوع بکراہت تحریم اور واجب مکروہ تحریم دونوں ایک رُتبہ میں ہیں ودرء المفاسد اھم من جلب المصالح ہاں اگر جمعہ میں دوسرا امام نہ مل سکے تو پڑھیں کہ وہ فرض ہے اور فرض اہم ہے اسی طرح اگر اس کے پیچھے نہ پڑھنے میں فتنہ ہو تو پڑھیں اور اعادہ کریں کہ الفتنة اکبر من القتل (واللہ تعالیٰ اعلم) (فتاویٰ رضویہ، ج۳ص۲۷۳)

طالب دعاء خیر: محمد منظور احمد فیضی خادم مدرسہ مدینۃ العلوم فیض آباد اوچ شریف حال مہتمم جامعہ فیضیہ احمد شرقیہ ضلع بہاول پور۔